## Soaring water tariffs

# PHMA threatens to close down industrial units in Karachi

ANWAR KHAN

KARACHI: Pakistan Hosiery Manufacturers and Exporters Association (PHMA) has warned the government of closing industrial units in Karachi as the soaring water tariffs quell their export competitiveness on the global markets against the neighbouring nations.

The PHMA called the fresh increase of nine percent in water rates to industrial units by Karachi Water and Sewerage Board (KWSB) "unjust, cruel and harsh step", and said that hike would "crush" the industrial production in Karachi.

In a letter to President Asif Ali Zardari and Prime Minister Raja Pervez Ashraf, PHMA Central Chairman Rana Muhammad Mushtaq Khan showed concerns over the fresh surge and termed it "utter discrimination" to the Karachi's industries.

The PHMA fears the rising cost of industrial input may lead to mass unemployment and consequently to yield law and order in the metropolis. The PHMA is of the view that the cost rising scenario may compel the operational industrial units to leave Karachi.

Giving comparison of water tariffs in other provinces and cities being charged from the industrial consumers, the Association pointed out that the rate of utility was Rs53 in Punjab; Rs52 in Balochistan and Rs158 in Sindh (Karachi).

It said the rate was even varying in Sindh province alone, which stood at Rs25 in Hyderabad, Rs33 in Kotri, and Rs65 in Nooriabad, which were much cheaper as compared to tariffs being charged in Karachi.

The Association showed incomprehension over the inconstant tariffs in different parts of the province and provinces, and said the discrimination in water tariffs was hitting the export oriented businesses.

It said that tariff of industrial raw material such as gas, electricity, petrol and diesel was uniform in all the provinces and so was minimum wages for labour, adding that water tariff should also be charged on uniformity basis.

The PHMA said the KWSB was receiving bills for only 20 percent against the entire distribution of water in the city, adding the improper billing by the board was causing the trouble.

It said the KW&SB was suffering huge losses as 80 percent of its water supply was still not billed which was resulting in shifting the burdened to the 20 percent consumers of the metropolis. In the letter, it repeated its demand for uniform water tariff in the country.

It said the country's 50 percent exports were made from Karachi alone, as the city's industrial units also generated huge employment. But, it showed discomfort over the huge rise in rates.

It pointed out that exporters were battling to sustain on the global market just because even in our neighbouring competing countries like Bangladesh, India etc., the water tariff was much lower as compared to Pakistan, which made the country's products uncompetitive globally.

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Cut in interest rate

# Bilwani sees no benefit for manufacturing sector

KARACHI: Pakistan Apparel Forum Chairman M Jawed Bilwani has said that the impact of recent cut in interest rate by SBP would be limited to some sectors and it would not benefit the manufacturing sector including the value-added textile.

He expressed surprise that some notable traders, who themselves are manufacturers, were praising the cut in interest rate.

He was of the view that the sector was the backbone of the economy, which he said was facing serious problems such as loadshedding, poor infrastructure, acute liquidity crunch etc. He urged the government to take bold and immediate steps to provide relief to the sector.

He proposed that the SBP should aim to reduce markup rate on the Export Finance Scheme (EFS) to 5 percent as declared in the Textile Policy 2009-14. Furthermore it was imperative that for this vital sector, separate special tariff for utilities be fixed and be freezed for a minimum period of one year.

Bilwani also emphasised that the government should take immediate steps to improve law and order situation to encourage businessmen and attract more investment.—PR

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ بدھ، 15 اگست، 2012ء

# ڈسٹری بیوٹرز سے ٹیکس وصولی، مینوفیکچررز پریشان

## 153-A کے تحت شناختی یا ٹیکس نمبر نہ دینے والوں سے وصولی کیسے ممکن ہے، جاوید بلوانی

## ٹیکس کے دائرہ کار اور ادائیگی کے وقت پر بھی ابہام، ایف بی آر سے وضاحت کا مطالبہ

کراچی (بزنس رپورٹر) فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے اعلان کردہ فنانس بل مجریہ 2012-13 کے تحت متعارف کردہ سیکشن 153-A کی رو سے انکم ٹیکس وصولی کے لیے تاحال موڈالیٹیز (Modalities) جاری نہ ہونے اور وضاحت کے فقدان کے باعث ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل مینوفیکچررز و برآمدکنندگان اضطراب سے دوچار ہیں۔ پاکستان ہوزری مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیف کوآرڈینیٹر جاوید بلوانی نے بتایا کہ سیکشن 153-A کے تحت ہر مینوفیکچرر کیلیے یہ لازم کردیا گیا ہے کہ وہ اپنے ڈسٹری بیوٹرز اور ہول سیلرز کو مصنوعات کی فروخت کے دوران 0.5 فیصد کی شرح سے انکم ٹیکس کی مد میں کٹوتی کرے لیکن اس ضمن میں تاحال ایف بی آر کی جانب سے کوئی ٹھوس وضاحت جاری نہ ہونے کے باعث عمل درآمد میں مشکلات کا سامنا ہے اور اس کے عملی نفاذ کے سلسلے میں بعض شقوں کے حوالے سے ابہام کے باعث مختلف معنی ابھر رہے ہیں جیسے مطلوبہ تقاضے پورے نہ کرنے والے افراد کو چالان کا اجرا، 153-A کے تحت لاگو ٹیکس کی ادائیگی کا وقت، مختلف افراد کیلیے ٹیکس کا دائرہ کار، سیلز ٹیکس قانون کو انکم ٹیکس ایکٹ کے ساتھ تبدیل کرنے سے متعلق ٹیکس کے دائرہ کار کے جواز وغیرہ کے معاملے میں عملی طور پر ابہام موجود ہے کیونکہ چالان اسی صورت میں جاری کرنا ممکن ہے کہ جب متعلقہ خریدار کا این ٹی این اور سی این آئی سی نمبر دستیاب ہو جبکہ ایک غیر رجسٹرڈ خریدار مینوفیکچرر کو اپنی معلومات فراہم نہیں کرتا تو ایسی صورت میں ٹیکس کی ادائیگی یا چالان کا اجرا کیسے ممکن ہے، ان عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایف بی آر کو چاہیے کہ وہ ایسے تمام کیسز میں جب مینوفیکچرر کو چلان کے اجرا یا حکومت کو ٹیکس ادائیگی کے لیے درکار خریدار کی مطلوبہ معلومات دستیاب نہ ہوں تو اس کے لیے ایف ٹی این متعارف کرایا جائے۔ جاوید بلوانی نے ایف بی آر حکام سے اس وضاحت کا بھی مطالبہ کیا کہ سیکشن 153-A کے تحت ٹیکس کی وصولی سیلز ٹائم پر کی جائے یا پھر خریدار سے رقم وصول کرنے کے دوران کی جائے، ساتھ ہی انھوں نے مختلف اقسام کے خریدار کے لیے ٹیکس کے دائرہ کار کی بھی وضاحت کیے جانے کا مطالبہ کیا۔

Pakistan Hosiery Manufacturers & Exporters Association
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI

Page no-6

روزنامہ ایکسپریس، کراچی۔ منگل، 14 اگست، 2012ء

# پولیس کے خالی کنٹینر پکڑنے سے ایکسپورٹر کو نقصان

## امریکا کیلیے کنسائنمٹ بحری جہاز پر لوڈ نہ ہوسکا، فضائی راستے سے مہنگی ترسیل کرنا پڑی

### کنٹینر کا کرایہ بھی دینا پڑے گا، ہوزری مینوفیکچررز نے آئی جی سندھ کو شکایت کر دی

کراچی (بزنس رپورٹر) کنسائنمنٹس کی ترسیل کرنے والے خالی کنٹینرز محکمہ پولیس کی جانب سے قبضے میں لیے جانے کی حکمت عملی ملکی برآمدات کی مقررہ مدت میں ترسیل میں نہ صرف رکاوٹ بن گئی ہے بلکہ غیرملکی خریداری معاہدوں کی تنسیخ کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ اس بات کا انکشاف پاکستان ہوزری مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے چیف کوآرڈینیٹر محمد جاوید بلوانی کی جانب سے آئی جی سندھ کے نام بھیجے گئے خط میں کیا گیا ہے۔ مکتوب کے مندرجات کے مطابق امریکا کو 80 ہزار ڈالر مالیت کی برآمدی آرڈر کی تکمیل کیلیے حال ہی میں ایک خالی کنٹینر نمبر MEDU-8245582-5 قاسم انٹرنیشنل کنٹینر ٹرمینل سے روانہ ہوا تھا تاکہ مقامی برآمدکنندہ کمپنی کا کنسائنمنٹ لوڈ کیا جاسکے لیکن شہر کے وسط میں پولیس کی جانب سے اس خالی کنٹینر کو قبضے میں لے لیا گیا جس کے نتیجے میں امریکا کیلیے یہ کنسائنمنٹ مقررہ شیڈول کے مطابق 9 اگست 2012 کو MSCJEMIMA V1228R بحری جہاز پر لوڈ نہ ہوسکا، شیڈول کے مطابق بحری جہاز میں لوڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے متاثرہ برآمدکنندہ کو مذکورہ شپمنٹ خطیر لاگت پر فضائی راستے سے کرنی پڑی بصورت دیگر برآمدی آرڈر منسوخ ہونے کے نتیجے میں متاثرہ برآمدکنندہ کو کروڑوں روپے مالیت کا نقصان ہوسکتا تھا۔ خط میں کہا گیا کہ پولیس کی جانب سے قبضے میں لیا گیا مذکورہ خالی کنٹینر متاثرہ برآمدکنندہ کی ضمانت پر کیو آئی سی ٹی سے ریلیز کیا گیا تھا اور پولیس کی جانب سے اس خالی کنٹینر کو 3 یا 4 یوم میں ریلیز کرنے کی پالیسی کے نتیجے میں متعلقہ برآمدکنندہ کو صرف کنٹینر رینٹ کی مد میں 50 ہزار روپے کا فاضل بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔ خط میں بتایا گیا کہ متعلقہ تھانے کو آگاہ کرتے ہوئے کنٹینر ریلیز کرنے کی درخواست کی گئی لیکن ایس ایچ او نے متبادل خالی کنٹینر حوالے کرنے کی شرط پر کنٹینر ریلیز کرنے کا عندیہ دیا۔ برآمدکنندگان کا کہنا ہے کہ وہ بدامنی، بھتہ خوری، لوڈشیڈنگ اور زائد پیداواری لاگت کے باوجود برآمدات میں اضافے کیلیے خود سے کوششیں کر رہے ہیں لیکن سرکاری اداروں کے عدم تعاون نے ان کے حوصلے پست کر دیے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ برآمدی صنعتوں کو حقوق سے محروم کر کے بیرون ملک منتقلی پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

Manufacturers & Exporters
37 - H
BLOCK-6
P.E.C.H.S.
KARACHI